

Article:

مغربی تہذیب کی ارض مقدس میں صہیونیت نوازی اور اسلامی علم آخر الزمان
(شیخ عمران حسین کی تحقیقات کا تجزیاتی مطالعہ)

Authors &

Affiliations:

¹ **Dr. Ahmad**

Assistant Professor, Islamic Studies, Punjab University of
Technology Rasul Mandi Bahauddin.

² **Dr. Muhammad Shafeeq**

Head of the Department of Islamic Studies, The Green
International University, Lahore.

³ **Saba Yousuf**

Ph. D Scholar, Islamic Studies, The University of Lahore.

Email Add:

¹drche313@gmail.com

²m.shafeeq78692@gmail.com ³drsaba313@gmail.com

ORCID ID:

¹<https://orcid.org/0009-0005-9133-5248>

²<https://orcid.org/0009-0005-5654-890x>

³<https://orcid.org/0009-0007-2575-6671>

Published:

10-10-2023

Article DOI:

<https://doi.org/10.5281/zenodo.10358345>

Citation:

Dr. Ahmad, Dr. Muhammad Shafeeq, and Saba Yousuf. 2023. "مغربی تہذیب کی ارض مقدس میں صہیونیت نوازی اور اسلامی علم آخر الزمان (شیخ عمران حسین کی تحقیقات کا تجزیاتی مطالعہ: Western Civilization's Support of Zionism and Islamic Eschatology (An Analytical Study of Sh. Imran Hosein's Research)". AL MISBAH RESEARCH JOURNAL 3 (04):18-31.

Copyright's info:

Copyright (c) 2023 AL MISBAH RESEARCH JOURNAL



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).

Published By:

Research Institute of Culture and Ideology,
Islamabad.

Indexation's



EuroPub



مغربی تہذیب کی ارض مقدس میں صہیونیت نوازی اور اسلامی علم آخر الزمان
(شیخ عمران حسین کی تحقیقات کا تجزیاتی مطالعہ)

Western Civilization's Support of Zionism and Islamic Eschatology
(An analytical study of Sh. Imran Hosein's Research)

*Dr. Ahmad

**Dr. Muhammad Shafeeq

**Saba Yousuf

ABSTRACT

It is a narrative and analytical study of Sheikh Imran Hosein's Occidental research. He is among well-known Muslim Scholars. His research is also examined critically in this article. His area of research is Eschatology in comparative study of Religions. He preaches the Islam and criticizes the Western Civilization and its thoughts. His research of contemporary issues towards Islam is a great service of Muslim Ummah in Post Nine Eleven circumstances. US Middle East Experts claim that the Holy land belongs to Jews and Jerusalem is not mentioned in the Quran. Sh. Imran wrote a creative research book answering these Orientalists. He had a layout of the subject issue because the IIIT scholars recommended him to write on this issue in 1970s. He wrote many books having quality research based on the Quran and Hadith. He thinks that Western Democracy is not suitable for Muslim world. He tells that the Caliphate political system can solve world political and monetary issues. In the light of Islamic primary research sources, he discussed on the West Civilization, its values and the Zionist Movement. He is a valuable occidentalist. He has presented quality research on New World Order, Secularism, Feminism, Capitalism, Democracy, Riba based Economy criticizing the West. His thesis is that the Western Civilization is the system of Antichrist and Gog Magog. It encourages the Ahmediyah Messianic movement, so it is against all prophets especially the Last Prophet PBUH. He also thinks that Western life style is like oppressive atheism of Pharaoh that will be destroyed by Almighty soon.

Keywords: Antichrist, Capitalism, Feminism, Gog Magog, Jerusalem, Pharaoh, Secularism, Zionist, Western Civilization.

* Assistant Professor, Islamic Studies, Punjab University of Technology Rasul Mandi Bahaiddin.

** Head of the Department of Islamic Studies, The Green International University, Lahore.

** Ph. D Scholar, Islamic Studies, The University of Lahore.

علم آخر الزمان کے فہم میں شیخ عمران حسین کی خدمات

عصر حاضر کے نامور مسلم سکالر شیخ عمران حسین نے اپنی زندگی مغربی فکر و تہذیب پر تنقید اور اسلامی علم آخر الزمان کی تعبیرات کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ دنیا بھر میں آپ کے سیمینار سے خطابات سوشل میڈیا کے ذریعے محققین کی رسائی میں ہیں۔ آپ نے اپنے دیس میں ایک دینی مدرسہ قائم کیا، جس میں ایسی اصلاحات متعارف کرائیں، جن کی وجہ سے اسلامی علوم کی قابلیت حاصل کرنے والے طلبہ مغربی تہذیب کی یلغار سے بخوبی آگاہی رکھتے ہیں۔

شیخ عمران نذر حسین ۱۹۴۲ء میں ویسٹ انڈیز کے جزیرے ٹرینیڈاڈ میں ۱۹۴۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق ہندوستان سے ہے، جو مزدوری کے لیے براعظم امریکا چلے گئے تھے۔ اپنے دیس میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کراچی چلے آئے جہاں آپ نے اسلامی اسکالر اور صوفی شیخ، ڈاکٹر محمد فضل الرحمن انصاری کے زیر تربیت العلمیہ انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، کراچی میں اسلام کا مطالعہ کیا اور عالیہ کی ڈگری حاصل کی۔ اس ادارے سے آپ انیس سال کی عمر میں ۱۹۷۱ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ نے کراچی یونیورسٹی سے فلسفہ، نفسیات اور عمرانیات کے مضامین میں گریجویشن اور فلسفہ میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کے پاس یونیورسٹی آف ویسٹ انڈیز سے بین الاقوامی تعلقات میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ اور گریجویٹ انسٹیٹیوٹ آف انٹرنیشنل اسٹڈیز، جینیوا سے بین الاقوامی تعلقات میں ماسٹر ڈگری بھی ہے۔ آپ نے ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو کی حکومت کی وزارت خارجہ میں فارن سروس آفیسر کے طور پر کئی سال کام کیا۔ آپ نے ۱۹۸۵ء میں تبلیغ اسلام کے ارادے سے اپنی زندگی وقف کر دی، اور قومی ملازمت چھوڑ دی۔^۱

شیخ عمران حسین دس سال تک نیویارک میں مقیم رہے۔ اس دوران آپ نے وہاں کی مسلم تنظیموں کی مشترکہ کمیٹی کے لیے کام کیا۔ آپ نے اسلامک اسٹڈیز کے ڈائریکٹر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ آپ ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو کی حکومت کی طرف سے ۱۹۸۵ء تک سفارتی خدمات انجام دینے کے بعد اپنی زندگی کو اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف کرنے کے لئے مستعفی ہو گئے۔^۲

شیخ عمران حسین اقوام متحدہ کی اسلامی کمیونٹی کے لیے، مین ہٹن میں خطیب رہے۔ آپ ۱۹۹۱ء سے نیویارک کی مسلم تنظیموں کی مشترکہ کمیٹی کے لئے اسلامی علوم کے ڈائریکٹر ہیں۔ آپ ۱۹۸۸ء کے بعد سے ملائیشیا اور سنگاپور کے ایک درجن سے زیادہ دوروں سمیت دنیا کے متعدد حصوں کے اسلامی لیکچر ٹور کر چکے ہیں۔^۳

یروشلیم کا قرآن کریم میں ذکر

شیخ عمران حسین نے اپنی تالیفات میں امت مسلمہ کی ترجمانی کی عمدہ کاوش کی ہے نیز آپ نے امت مسلمہ کو درپیش عصری مسائل کے بارے میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ یہ کتب سلیس انگریزی میں ہیں جن میں آپ نے اسلامی اصطلاحات کو بہت اچھی طرح متعارف کرایا ہے۔

آپ کی تالیفات میں سے "Jerusalem in the Quran" ارض قرآن اور علم المناظرہ کی ایک اہم مثال ہے جو مسجد دار السلام نیویارک سے ستمبر ۲۰۰۳ء میں چھپی ہے۔ اس کے عربی اور بوسنیائی زبانوں میں تراجم دستیاب ہیں۔ عصر حاضر میں امریکی حکومت کی جانب سے یروشلیم کو اسرائیلی دارالحکومت تسلیم کیے جانے کے امن عمل کے تناظر میں اس کتاب کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے جن میں سے پہلے حصے کے تیرہ ابواب کے مضامین میں آپ بتاتے ہیں کہ قرآن کریم ہر معاملے بشمولیت تقدیر ارض مقدس کی خبر دیتا ہے۔ یروشلیم کے قصبے کو کئی انداز سے قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ذکر کی ابتداء انبیائے کرام کے تعلق سے بیان کی گئی

ہے۔ اسے بنو اسرائیل کی تولیت میں دینے کی قرآنی شہادت ہے اور وضاحت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی وراثت کے لیے چند الوہی شرائط رکھی گئی تھیں جن کی پاسداری نہ کر سکنے پر اہل کتاب اس وراثت سے معزول کر دیئے گئے۔ یہود نے حضرت مسیحؑ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا جس کی پاداش میں انہیں ارض مقدس کی خلافت سے معزول کر دیا گیا جس کی علامت آپ ﷺ کو تحویل قبلہ کے حکم میں ملتی ہے۔ مسلمانوں میں نزول مسیحؑ کا دعویٰ ایک متنبی مرزا غلام احمد قادیانی ایک مغربی جھانسنہ ہے۔ قرآن کریم میں یاجوج ماجوج کا ذکر و شلم کے ساتھ کیا گیا ہے۔ سامی نژاد یہود اور عرب آپس میں تعلق رکھتے ہیں۔ قرآن کریم میں یہود کی ارض مقدس میں فساد سے واپسی کا ذکر کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں اب عرب متاثر ہوئے ہیں۔ اس فساد کا انجام بھی قرآن کریم میں بتایا گیا ہے جو ویر و شلم کی قسمت کا فیصلہ صادر کر دے گا۔ کتاب کا دوسرا حصہ تین ابواب پر مشتمل ہے جس میں ارض مقدس میں اسرائیلی ریاست کی سیاست اور معیشت کے ذریعے اللہ سے جنگ اور شرک کرنے کا ذکر ہے اور پھر کتاب کا اختتام یہ ہے۔

یہود کی فلسطین میں واپسی

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ وحی الہی کی دو اقسام ہیں اور اعلیٰ درجے کی اسلامی تحقیق وہی شمار کی جاتی ہے جو وحی الہی کی بنیاد پر کی جائے۔ آپ کی تمام کتب کی ابتداء میں اکثر قرآن کریم کی آیات بیان کی گئی ہیں۔ القدس کے بارے میں آپ کی تالیف کے تیرہویں باب کی ابتداء میں آیت مبارکہ ہے کہ **وَإِنْ عُدْتُمْ عَدُنَا** "اگر تم لوٹو گے تو ہم بھی لوٹیں گے۔" اس باب کی مناسبت سے ایک حدیث مبارکہ بیان کی گئی ہے جس میں امت مسلمہ کی عمر کے لحاظ سے نبوت مطہرہ، خلافت راشدہ، موروٹی بادشاہت، ظالم حکومت اور پھر دوبارہ خلافت کے ادوار بیان فرمائے گئے ہیں۔ قرآن کرم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں عصر حاضر میں صہیونی ریاست کے غاصبانہ قیام اور عالم اسلام کے ابتر صورت حال کی نشاندہی کی گئی ہے اور پھر جامع انداز سے حل بھی بتایا گیا ہے^۵۔ آپ نے اپنی تالیفات کے ہر محث میں وحی الہی سے استشہاد کر کے تحقیق پیش کی ہے۔

مستشرقین نے اسلامی تحقیق میں نام کمایا ہے جن کے مضر اثرات سے آپ آگاہی دیتے ہیں کہ مولانا عبد العظیم صدیقی نے معروف انگریزی ادیب جارج برنارڈشا کی خواہش پر تحقیقی گفتگو کے دوران انہیں بتایا کہ مسٹر روڈویل نے نزول وحی کی تاریخی ترتیب کے مطابق قرآن مجید کے ابواب کا ترجمہ کرنے میں بہت توانائی اور مہارت صرف کی لیکن عربی ادب اور اسلامی تاریخ کے بارے میں ان کا علم زیادہ وسیع اور گہرا نہیں کیونکہ کافی تعداد میں ترجمہ شدہ عبارتیں گمراہ کن ہیں اور اس میں بہت غلط تصریحات ہیں جو اس کی طرف جانتے بوجھتے منسوب نہیں کی جاسکتیں لیکن مذکورہ شعبے میں اس کا محدود علم اسلام کے بارے میں غلط تاثر پیدا کرنے کا امکان لیے ہوئے ہے۔ اس لیے آپ نے انہیں اس کی بجائے ماراڈوک پکھتال کے ترجمہ قرآن کریم کو زیر مطالعہ رکھنے کی سفارش کی^۶۔

وحی الہی کے مطالب کی تفہیم کے لیے آپ اہل اللہ کی اشاری تعبیرات کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ سورۃ الکہف میں بیان کردہ نوجوانوں کا خیال تھا کہ غار میں ان کا تین سو سالہ طویل قیام صرف ایک دن یا اس کا ایک حصہ تھا کیونکہ ہر روحانی تجربہ اور رابطہ ہمیں اس دنیا میں پہنچاتا ہے جس میں ہم اپنا حال، لمحہ اور وقت کھودیتے ہیں۔ جو بھی یہاں اور اب میں مقید کرنے والی رکاوٹ توڑے وہ بے وقتی کا تجربہ کر سکتا ہے۔ اللہ کے ساتھ صرف سچی محبت اور دین حق کے ساتھ اعلیٰ ترین اور مخلصانہ عقیدت ہی وقت کی رکاوٹ کو توڑ سکتی ہے۔ آپ کے اس مضمون میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ آج کی عجیب دنیا کے ماسٹر مائنڈ دجال کو تب تک کوئی نہیں سمجھ سکتا جب تک کہ وہ ذہن کو پہلے یہاں اور اب کی قید سے آزاد نہ کرے اور وقت کی مختلف دنیاؤں میں گھسنے نہ جائے۔

عالم اسلام کے مسلسل تنزل کا حل آپ کی نظر میں وحی الہی سے منسلک رہنا ہے اور صرف ایک سچے مومن کے قلبی نور سے ہی اللہ کی آیتوں کو مانا اور آج کی دنیا کو صحیح طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ جو لوگ آج کی دنیا کی حقیقت سمجھتے ہیں وہ اپنے آپ کو فتن کے دور یا قرب قیامت میں سمجھتے ہیں۔ اس میں موجودہ تاریخ کا اسلام کی فتح کے ساتھ اختتام ہو گا اور اس کے بعد ایک نئی دنیا میں تبدیلی کے ساتھ موجودہ دنیا کا خاتمہ ہو گا⁷۔

دجال و کذاب کے پیروکاروں کی ہم آہنگی

مغربی تہذیب اسلام کی شکست، مسلمانوں کو قابو کرنے اور پورے عالم اسلام کو نئے سیکولر بین الاقوامی آرڈر کے ماتحت لانے کے لیے حکمت عملی بنا رہی تھی جو حجاز مقدس کو مغربی اثر و رسوخ کے تحت رکھنے سے ہی کارگر ہو سکتی تھی۔ اسی لیے خلافت کو کمزور کر کے ختم کیا گیا کیونکہ اگر یہ برائے نام بھی باقی رہتی تو کبھی بھی مغرب کے لیے تکلیف کا باعث بن سکتی تھی۔ یہ نہ صرف عوامی زندگی پر دین اسلام کے اختیارات کا عظیم مظہر تھی بلکہ اسلام کے پبلک آرڈر کی دینی مرکزیت اور عالمی اسلامی قوت کی ایک طاقتور علامت تھی اور اس خلافت کے ذریعے ہی اعلان جہاد کیا جاتا تھا جس سے عالم اسلام ہمیشہ تنازعات کے حل میں متحرک کیا جاتا رہا ہے۔⁸

مسلمانوں میں جذبہ جہاد کے خاتمے کے لیے مغرب نے قادیانیت پر وان چڑھائی جس کی باگ دوڑ غلام احمد قادیانی کے ہاتھ میں تھی جس نے امام مہدی اور پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ عصر حاضر میں غیر مسلم سچے اور جھوٹے نبی کو ایک ہی زمرے میں رکھے ہوئے ہیں۔ مغرب نے وحی کی تعلیمات کو فراموش کر دیا ہے لیکن نبی اکرم ﷺ سے بغض و عناد کی وجہ سے وہاں احمدیوں کو مراعات حاصل ہیں۔ شیخ عمران حسین سچائی کی تلاش میں پیاسی انسانیت کے لیے احمدیت کو گمراہی کا گڑھا قرار دیتے ہیں۔ آپ کی القدس کے بارے میں مذکورہ بالا مقبول کتاب کا نواں باب، مرزا غلام احمد: جھوٹا مسیح، ہے جس کی تعلیمات یورپ، امریکہ اور افریقہ میں پھیلانے جانے کو آپ ایک مزاحیہ جھانسنہ قرار دیتے ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ سے چند تحقیقی سوالات کرتے ہیں:

- سچے مسیح کے طور پر مرزا غلام احمد، حضرت مریم کے فرزند ارجمند ہیں یا ایک پنجابی عورت کے؟
- دجال کو دلد میں قتل کرنے کی نوبت کب آئی؟
- مرزا کے بعد مسلمانوں کے حالات بدلنے تھے لیکن الٹا یہود کی یروشلم واپسی کیوں شروع ہو گئی؟
- برطانیہ نے مادہ پرستی کا شرک کب اور کتنا پھیلایا؟
- مسلم معاشروں میں فلسفیانہ شرک پھیلانے کا تعلیمی نظام مرزا کے بعد کیوں جڑ پکڑ گیا؟
- لادین ریاستیں غیر الوبی اقتدار اعلیٰ کے شرک میں اس کی موت کے بعد کیوں پھیلتی چلی گئیں؟
- فضا اور خلاء میں ترقی کی دوڑ اس کے بعد کیوں جاری رہی؟
- اللہ تعالیٰ کی نام لیو خلافت عثمانیہ اس کے بعد تک قائم رہی؟
- اب ہر کس و ناکس سود میں کیوں مبتلاء دکھائی دیتا ہے؟
- مادر پدر آزادی اور تحریک نسواں ابھی عروج پر کیوں ہیں؟
- دجال کے لشکر کی اپنی جگہ پر جے ہوئے ہیں تو مسیح موعود کب آیا اور اور چلا بھی گیا؟
- ماحولیاتی آلودگی، مغربی تہذیب کی جنت اور مسلمان پتھر کے دور اور دوزخ نما خطوں میں کیوں ہیں؟
- ابھی گریٹر اسرائیل کی بنیاد بھی نہیں رکھی گئی تھی کہ مرزا کھپ گئے تھے؟⁹

قرآن و حدیث کے مطابق ایسے سوالات کے جوابات حضرت مسیح موعودؑ کے نزول کے بعد خود بخود مل جانے چاہئیں لیکن چونکہ مرزا ایک جھوٹا نبی تھا اس لیے اس کے پیروکاروں کو مغرب کی میساکھیوں کے سہارے اسلام کے نام پر دعوت کی عام اجازت ہے۔

صہیونیت مخالف نصاریٰ سے اتحاد کی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں ادیان عالم کے عقائد و نظریات کا رد کیا ہے جسے علوم القرآن میں علم الخاصہ کہا جاتا ہے۔^{۱۰} یہود و نصاریٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے تعلق جتاتے ہوئے آپ ﷺ کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ قرآن کریم میں آپ ﷺ کو حضرت ابراہیمؑ اور دیگر انبیاء کا ہم خیال اور ہم آہنگ ثابت کیا گیا ہے اور اہل کتاب کے عقائد میں انحرافات، بدعات اور گمراہیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ شیخ عمران حسین الہامی کتب میں اہل کتاب کی تحریف کی نشاندہی بھی کرتے ہیں جیسے قرآن کریم میں خلافت ارضی کے بارے میں زبور کی شرط بیان کی گئی ہے کہ صالح بندے خلافت پر فائز کیے جائیں گے۔ بنو اسرائیل نے اسے صرف اپنے ساتھ خاص کر رکھا ہے اور اسی زعم میں وہ عازم فلسطین ہوئے ہیں۔

شیخ عمران حسین نے عہد نامہ قدیم و جدید میں شرائط خلافت کا کھوج لگانے کی کوشش کی ہے اور ساتھ ہی ان سابقہ کتب کی جمع و تدین کے بارے میں مغربی تحقیق کو باحوالہ بیان کیا ہے۔ قرآن کریم کے مطابق یہود کی جانب سے اپنی اولاد کی پہچان سے بھی زیادہ آپ ﷺ کو وثوق سے پہچان کر تکذیب کرنے کی وجہ سے آپ مسلمانوں سے گزارش کرتے ہیں کہ اجتماعی عبادت کی مجالس پکا کرنے اور بین العقائد محافل کے ذریعے نئے دین الہی گھڑنے سے اجتناب کیا جائے۔^{۱۱}

مغربی تہذیب میں شامل یہود و نصاریٰ کے ظلم و ستم سے بچنے کے لیے آپ احادیث مبارکہ کی روشنی میں عصر حاضر میں سفارتی حکمت عملی کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے روس اور اس کے ہم عقیدہ مسیحیوں سے تعلقات ناخوشگوار رہے ہیں لیکن آپ انہیں امید دلاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دی گئی خبر کے مطابق قسطنطنیہ کی فتح کے بعد آیا صوفیہ کا گر جاگھر آرتھوڈوکس مسیحی دنیا کے نام کر دیا جائے گا۔ اس طرح کی ترقیاتی پیشرفت سے حضرت محمد ﷺ اور سچے مسیح حضرت عیسیٰؑ کے پیروکاروں کے درمیان آخر الزماں کا اتحاد ہو پائے گا۔^{۱۲}

ممالک سفارت کاری کرتے ہوئے اپنے حالات اور مفادات مد نظر رکھتے ہیں۔ سلطان ایوبیؒ کے بعد ایوبی خاندان نے منگولوں کے خطرے سے بچنے کے لیے صلیبیوں کے حق میں القدس سے دستبرداری اختیار کر لی تھی اور پھر مصری مملوک نے باری باری دونوں دشمنوں کو شکست دے دی تھی۔ ابھی اتحادی افواج سے محاذ آرائی میں صف بندی نہیں ہوئی اس لیے ترکوں کی دل آزاری کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ترکوں کی طرف سے امت کے مفاد میں کھڑے ہونے کی وجہ سے استنبول کے ہاتھ سے نکلنے کا خطرہ ہے اور فتح کی بشارت اہل اللہ کے ذکر الہی کی برکت سے دی گئی ہے۔ نیز ہندوستانی علماء کی طرح مسلم اقلیتی معاشرے کے فرد ہونے کی وجہ سے غزوہ ہند اور قسطنطنیہ کی فتح کے بارے میں احادیث مبارکہ کی تعبیر کرتے ہوئے، آپ کے موقف کو معذوری سمجھنا چاہیے۔

فلسطین میں انبیاء کے قاتل گروہ کی حکومت

غیر مسلموں سے ممتاز رہتے ہوئے ایک مسلمان تمام انبیاء کرامؑ کی تکریم ملحوظ رکھتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ جلیل القدر نبی ہیں جن کے مرتبے اور اپنے ساتھ موازنے میں آپ ﷺ نے محتاط رہنے کی تلقین فرمائی تھی۔ آپ کو شریعت کا سمندر عطاء کیا گیا تھا جس کی لہروں کی روانی سے کلیم اللہ نے اللہ تعالیٰ کے نام کی تکبیر کہہ کر فرعون اور اس کی تہذیب سے ٹکڑے لے لی تھی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے اس چہیتے

مغربی تہذیب کی ارض مقدس میں صہیونیت نوازی اور اسلامی علم آخر الزمان

نبیؐ کو اپنے علم میں سے مزید آگاہی کے لیے دو سمندروں کے سنگم کی سمت سفر کی ہدایت کی۔ شیخ عمران حسین کو قرآن مجید کے ایک مفسر امام بدائیؒ کے فوائد بہت بھاتے ہیں کہ مجمع البحرین علم کے دو سمندر ہیں جو بیرونی مشاہدے، داخلی، بدیہی اور روحانی بصیرت سے حاصل ہوتے ہیں اور جب علم کے یہ دونوں بحر یکجا ہو کر ایک فرد میں ضم ہو جاتے ہیں تب فائق ہو کر علم حاصل ہوتا ہے۔ آپ کی نظر میں آپ کے استاد مولانا فضل الرحمن انصاریؒ اور دادا استاد مولانا عبد العظیم صدیقیؒ شریعت و طریقت کے مجمع البحرین تھے اور ایسے مرد ہی آخری دور میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو پڑھ سکتے ہیں کیونکہ ہارورڈ جانے والا روحانیت کے امور اور مقاصد سے انجان رہتا ہے۔¹³

اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت کے بعد اس کی مخلوق میں سے انبیاء کرام کا مقام سب سے بلند ہے جن کی بلند شان میں کمی بیشی کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ ان کا قتل تو درکنار ان کی توہین اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کے قتل سے یہود بالکل نہ ہچکچائے تھے بلکہ انہوں نے پہچاننے کے باوجود حضرت مسیحؑ کو رام رام کرتے ہوئے سولی پر چڑھا دینے کی کوشش کی تھی۔ یہود کا یہ نقطہ نظر تھا کہ ان کا مسیح فطری موت سے وفات پائے گا اور جب انہوں نے آپ کی حالت اس کے برعکس پائی تو انہیں نافرمان ثابت کرنے لگے۔ انہوں نے پر ایپیگنڈہ شروع کر دیا کہ آپ ارض مقدس آزاد کرانے بغیر وفات پا گئے اور حضرت داؤدؑ کی حکومت قائم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تھے۔¹⁴ قرآن کریم میں آپ کے قتل یا صلیب سے شہادت پانے کی نفی کی گئی ہے اور اس شبہ میں پڑنے کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنے جبکہ نصاریٰ کو الوہیت اور انبیت مسیحؑ کا عقیدہ بنانے کی وجہ سے گمراہ کہا گیا ہے۔¹⁵ اسلامی تعلیمات حقیقت کی نشاندہی کرتی ہیں کہ دیگر انبیاء کی طرح حضرت مسیحؑ بھی انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا ہے نہ باپ اور آپ کی والدہ ماجدہ ایک پاکدامن خاتون تھیں۔

مغربی تہذیب کی صہیونیت نوازی

مغربی دانشور نقدِ مغرب کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ ایڈورڈ سعید نے استشراق (Orientalism) کے عنوان سے اپنی کتاب میں مشرقی دنیا کے بارے میں مغربی دنیائے تصورات کی نشاندہی کی ہے بعینہ استغراب (Occidentalism) مغربی دنیا یعنی یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ اور اسرائیل کے بارے میں مغرب کی نظریاتی نمائندگی کے دعوے سے حقارت آمیز دنیائے تصورات ہیں۔¹⁶

شیخ عمران حسین مسلمانوں کو اپنے دشمن سے پہچاننے کے لیے اس کے بارے میں آگاہ رہنے کی تلقین کرتے ہیں¹⁷ اور بتاتے ہیں کہ یورپ نے مسیحیت اختیار کر کے متحد ہونے کا سوچا اور آج اپنی اس سوچ کو عمل صورت دیتے ہوئے انہوں نے یورپی یونین کو اپنے اتحاد کی علامت بنا لیا ہے۔ انہوں نے مسیحیت اور اس کے کلیسائی نظام کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ تحریک اصلاح، تحریک جدیدیت اور امریکی و فرانسسی انقلاب کی وجہ سے مغرب میں دینداری کا اجتماعی نظام دکھائی نہیں دیتا۔ علاوہ ازیں خزریہ سلطنت کے گورے باسیوں نے عقیدے کی بجائے سیاسی بنیادوں پر یہودیت اپنائی تھی اور اب صہیونی تحریک نے یہودی نژاد اسرائیلیوں سے یہودیت کو ہائی جیک کر لیا ہے۔ یہی حال وہ اسلام اور مسلمانوں کا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد اسرائیل کے نام سے دنیا میں رولنگ سیٹ کا قیام ہے۔ مسلمانوں کو مغرب کا مطالعہ کھلی آنکھوں سے کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ نائن الیون کے بعد مغرب چاہتا ہے کہ دنیا میں جہاد فی سبیل اللہ کا نام لیوا کوئی نہ رہے۔ آپ مسلمانوں کو یاد کراتے ہیں کہ صبر و استقلال سے جہد مسلسل میں مگن رہیں تا وقتیکہ خراسانی لشکر کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ بازی پلٹ دے۔

اسلامی رجحانات پر بنیاد پرستی کا الزام لگاتے ہوئے مغربی دانشور سمجھتے ہیں کہ واقعات کی روشنی میں مغربی دنیا کے بارے میں کی گئی اہم تحقیقات نفرت کو ہوا دیتی ہیں۔ ایسے میں بانجھ مغربی ذہن کی بے روح عقل کی مشین سوسائٹی کو اندرونی افراد کی مدد سے مرکز سے

کنٹرول کیا جاتا ہے جسے یہودی توانائی کے پوشیدہ لیور نے کھینچ لیا ہے۔ جس سے مغرب مخالف وائرس نے متعدد جائز وجوہات کی بنا پر عالم اسلام میں ایک میزبان کو ڈھونڈ لیا ہے جو اسلامی معاملہ نہیں ہے۔ استغراب بغض کی دنیا میں غیر معمولی رسائی سے ہماری دنیا کے فہم کو مستقل طور پر بڑھا دے گا۔¹⁸ ام غری پالیسیوں پر تنقید کے بارے میں مغرب کا رویہ جارحانہ ہو جاتا ہے۔ شیخ عمران حسین نے مطالعہ مغرب کا جان جو کھوں والا ذمہ اٹھایا تو اس کی قیمت بھی چکانی۔ آپ نائن الیون کے دو ہفتوں بعد ہی جنوبی افریقہ کے طے شدہ اسلامی لیکچر ٹور کرنے کے لئے نیویارک سے چلے تو پھر کبھی امریکہ واپس نہیں گئے۔ آپ نے اس سفر میں اگست ۲۰۰۳ء میں ٹرینیڈاڈ واپس جانے سے پہلے دو سال تک مسلسل سفر کیا تھا۔¹⁹

مغربی تہذیب سے معاملہ کرتے ہوئے اس کے مکمل رد، مغربیت کی قبولیت یا اس سے مفاہمت کی تین صورتیں ہیں۔ مسلمان مغرب سے نفرت کرتے ہوئے بھی اس کی پیروی میں سرگرداں ہیں۔²⁰ شیخ عمران حسین مغربی تہذیب کو مکمل رد کرتے ہیں اور ویسٹ انڈیز کے دور پار خطے میں سکونت رکھتے ہوئے مغربی تہذیب پر بے لاگ تبصرہ اور تنقید کرتے ہیں۔ آپ کے مطابق مغربی تہذیب دعویٰ دے رہی ہے کہ اس کے ہاں مختلف عقائد اور ادیان کے ماننے والے آزادی اور رواداری سے مل جل کر رہ رہے ہیں۔ اس سے اس کا مدعا یہ ہے کہ عقائد اختلاف کا باعث ہیں اس لیے دین اور سیاست کو الگ رکھا جائے۔ مغربی تہذیب مادہ پرستی، لادینیت، آزاد خیالی اور روشن خیالی کے عقائد کا دین ہے جس کا فلسفہ علم یک چشم مشاہدے اور تجربے سے حصول علم کا نام لیوا ہے۔ سائنس و ٹیکنالوجی کے ارتقاء نے اہل مغرب کو تجربے کا ایسا خوگر بنایا ہے کہ وحی الہی کی اہمیت ان کے دلوں سے جاتی رہی ہے۔²¹

مغرب کے بارے میں پائی جانے والی نفرت کے اسباب کے بارے میں آپ رقمطراز ہیں کہ اس نے جنگی میدانوں کی تلاش میں اپنے چیمپے اسرائیل کو شکستہ عربوں کے درمیان توانا ملک بنادیا ہے۔ مغربی تہذیب کی اس جانبداری کی وجہ سے مسلمانوں کو دوستی کے لیے دیگر تہذیبوں سے تعلق اور روابط استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ ماضی کی تلخ یادیں لے کر بیٹھنے کی بجائے ترک اور بلقان کے مسلمانوں کو حال اور مستقبل کا سوچتے ہوئے آرتھوڈوکس مسیحیوں سے نفرت ترک کرنی ہوگی۔ وہ اب بھی قرآنی آیات سن کر روپڑتے ہیں۔ فرض کے لین دین میں سود کا استعمال اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اعلان جنگ ہے لیکن بڑی دیدہ دلیری سے صہیونیوں نے کاغذ کے بعد پلاسٹک اور الیکٹرانک کرنسی کا مستقبل کا مالیاتی نظام تیار کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جس میں یہودی ربی انتظامی امور سنبھالے ہوئے ہیں۔²²

آپ مغربی تہذیب کو مفسد جاننے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ماضی میں یاجوج ماجوج زمین میں فساد مچاتے پھرتے تھے اس لیے انہیں دیوار چین کر مہذب دنیا سے الگ تھلگ کر دیا گیا تھا۔ عصر حاضر میں مغرب کا زمین میں پھیلایا گیا فساد کلام اللہ میں تمام بیان کردہ تمام فسادات کا مجموعہ ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیے گئے میثاق کو توڑنے اور اس کے حکم کے برعکس مقاطعہ سے دینی فساد مچایا ہے۔ وہ بڑے پیمانے پر معصوم لوگوں کی نسل کشی سے نسلی فساد کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مغرب نے اپنے تجارتی نظام سے خام مال لیتے ہوئے اور ٹیکنالوجی کی منتقلی میں رکاوٹ کے لیے ناپ تول میں کمی بیشی کی قدرت حاصل کی ہے اور طاقتور افراد کی طرح ممالک کی کرنسی کی قدر قابو کرنے، اثاثے ضبط کرنے یا واجبات سے انکار کا اقتصادی فساد برپا کر رکھا ہے۔ مغرب میں ہم جنس پرستی کو معاشرے میں قابل قبول بنانے کے عمل سے جسمانی فساد مچا رکھا ہے۔²³

حضرت موسیٰ کے نام لیواؤں کی فرعونیت

نو آبادیاتی دور میں برطانیہ کی حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ سرد جنگ کے دوران عالمی اداروں کی سلامتی کو نسل کو امن و آشتی کے لیے برتر ادارہ مانا گیا تھا جبکہ یک قطبی نظام میں امریکہ نے نئے ورلڈ آرڈر کا اعلان کر دیا۔ قبل ازیں ریاستی سطح پر سپریم

اتھارٹی اور قانون ساز اداروں کی قانون سازی کو سپریم لاء کا درجہ دیا جاتا تھا۔ اب امریکہ نت گویا فرعون کی طرح خدائی کا دعویٰ کر دیا ہے۔ اگر فرعون کا اَنَّا رَبُّکُمْ الْأَعْلٰی کہنا شرک تھا تو امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر بھی شرک ہے۔ قرآن میں بتائے گئے فرعون کے انجام کو دیکھتے ہوئے شیخ عمران حسین کا ماننا ہے کہ جس نے جیتے جی فرعون کی طرح ربوبیت کا آرڈر مشتہر کیا تو اس کا انجام بھی فرعون کی سی موت ہے۔^{۲۴} کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرنا کفر، ظلم اور فسق ہے۔^{۲۵}

دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ نکلنے کی حدیث مبارکہ کو شیخ عمران ایک تمثیل بتاتے ہیں جس کی ممکنہ درست تشریح آپ کے مطابق یہ ہے کہ امریکہ اور سعودی عرب کے مابین ۱۹۷۴ء میں تیل کے صرف امریکی ڈالر میں فروخت کے معاہدے سے یہ پیٹر وڈالر بن گیا تھا۔ ہر ملک کا سٹیٹ بینک سونے کے بدلے میں کرنسی نوٹ جاری کرتے ہوئے مطالبے پر سونا ادا کیے جانے کی ضمانت دیتا ہے۔ زیر زمین، سمندر اور ندیوں کے نیچے سے نکالا جانے والا تیل امریکی ڈالر میں بکنے سے سونے کے پہاڑ کی طرح بن گیا ہے۔ پیٹر وڈالر مانیٹری سسٹم کے مقابلے پر نیا نظام لانے والے ممالک برکس مانیٹری سسٹم جیسے انتظامات کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی طرف سے اس سونے کے پہاڑ پر حملے کی وجہ سے ایٹمی جنگ یا بڑے پیمانے پر مہلک ہتھیاروں کے استعمال سے نواوے فیصد جنگجو مارے جانے والی جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم^{۲۶}۔

آپ مغرب کی عالمی سیاست سے جڑے مالیاتی نظام میں موجودہ ارتقاء کو آخری مرحلے میں داخلہ سمجھتے ہیں جس میں جعلی کاغذی کرنسیوں کی جگہ الیکٹرانک رقم کا عالمگیر بول بالا ہو گا۔ آپ اسے بدترین معاشی تاج کا زیور سمجھتے ہیں جسے لوٹنے کے لیے مسلح بین الاقوامی مالیاتی ڈاکوؤں کو ایک عالمی بحران کی ضرورت ہے۔ ان کے پاس ایران پر ایٹمی حملے کا منصوبہ ہے جو ابھی تک نہیں ہوا لیکن جس کی کسی بھی وقت بھی برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس کے نتیجے میں امریکی ڈالر کا مکمل خاتمہ ہو گا اور اس بڑے پیمانے پر بھگدڑ سے کاغذ کی کرنسی سے ختم کر دی جائے گی۔^{۲۷}

دجال اکبر کے لشکر میں نسوانی سپاہ

شیخ عمران حسین ایک اسلامی اسکالر ہیں جنہیں اسلامی علم آخر الزمان کی ہم عصر تشریحات میں مہارت حاصل ہے۔ آپ نے اپنی زندگی کو اسلام کے مشن سے وقف کرنے کے لئے بطور سفارتکار کیریئر ترک کر دیا۔ آپ ایک انتھک مشغری ہیں جو اکثر اسلام کی دعوت کے مقصد کے لیے کئی سال سفر کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اپنے عقائد سے پیچھے نہ ہٹنے کا مطالبہ کرتے ہیں چاہے امام مہدیؑ کے ظہور تک انہیں گاؤں کے ماحول تک محدود رہنا پڑے۔ آپ کی خاص طور پر وقت، سیاست اور معیشت کے اختتام پر نشر کردہ مشہور ویڈیوز YouTube پر لاکھوں ناظرین کے لیے مقبول ہیں۔^{۲۸} مغربی تہذیب پر تنقید کرتے ہوئے آپ اس کی اقدار کے نتائج بتاتے ہیں۔

شیخ عمران حسین مغرب کے جنسی انقلاب کے اثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تحریک نسواں نے مرد کا معاشرتی کردار بدل کر رکھ دیا ہے اور جنسی بے راہ روی نے اشرف المخلوقات کو جانور بنا دیا ہے۔ مغربی تہذیب بن بیاہے ساتھ کو معاشرے میں بے توقیر نہیں ہونے دیتی۔ مساوات اور آزادی کے نعرے نے ثقافتی ارتقاء برپا کیا ہے جس میں مانع حمل ادویات، اسقاط حمل اور ناجائز تعلقات سے بات ہم جنس پرستی کی طرف بڑھ گئی ہے۔ اب لواطت کے لیے قابل قبول نام (Guy) اختیار کر لیا گیا ہے جو معیوب نہیں رہا۔ اخلاقی انحطاط کا یہ عالم ہے کہ ہم جنس پادری اور ربی مذہبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں لیکن اگر پابندی یا حرمت ہے تو کثیر زوجی پر۔ مسلم معاشروں میں دوسری شادی کرنا گویا گناہ عظیم بن گیا ہے۔^{۲۹}

ابراہیمی نسبت کے دعوے میں نمرودی سیاست

شیخ عمران حسین مسلمان سیاستدانوں کی کارکردگی کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ عالم اسلام نے بوسنیا، کشمیر، فلسطین، عراق اور افغانستان پر نیٹو کے قبضے اور امت کے بدن پر خون رسانی والے دوسرے زخموں کے بارے میں کیا کیا ہے؟ دنیا بھر کے مسلمان پریشان ہیں جبکہ ان پر حکمرانی کرنے والے عزت مآب بادشاہ، صدور اور وزراء اپنے گھروں میں خوب کھانا کھانے اور سونے کے لیے چل دیتے ہیں حتیٰ کہ مخلص مسلم قائدین بھی اتنے کمزور ہو گئے ہیں کہ مغرب کی منافقت اور مسلم رہنماؤں کی بے حسی کے خلاف احتجاج کرنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کر سکے۔³⁰

مغربی ماڈل کی سیکولر سٹیٹ اور اس میں جمہوری انتخابی عمل کو شیخ عمران حسین شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ یروشلم میں ایسے نمرودی و فرعونی اقتدار کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کے معبود کی عبادت کا دعویٰ اور معبود کی تعمیر کے لیے کاوشیں تضاد ہیں۔ شیخ عمران حسین تلقین کرتے ہیں کہ پیغمبرانہ طریقہ کار کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ دل و جان سے مان لی جائے اور اس کی عطاء کردہ شریعت کو تسلیم کر لیا جائے۔ لادین ریاست، لادین اقتدار اعلیٰ اور لادین قانون سازی اختیار کرنا آپ کے مطابق ایک طرح کا شرک ہے۔ آپ کا کہنا ہے کہ مسلم ریاستوں میں بھی ایسا دستور بنانا ناقابل برداشت ہے کہ کبھی حاکمیت اعلیٰ اور اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہو اور کبھی شریعت کو قانون ساز اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔³¹ مسلم ممالک میں سیاستدان جمہوریت پسندی کو عقیدے کے طور پر ماننے لگے ہیں اور اس کے نام سے حصول اقتدار کے لیے بیثباتی اور سمجھوتے کر رہے ہیں جو مغربی نظام سیاست پر ایمان کے مترادف ہے جسے سیاسی گروہ بندی مستحکم کر رہی ہے۔

اسرائیل کے استحکام کے لیے مسلم دنیا کی شکست و ریخت

شیخ عمران حسین بتاتے ہیں کہ ۷ مارچ ۱۹۴۷ء کو شریف حسین نے جذباتی طور پر اپنے لئے خلافت کا دعویٰ کیا جس کی سب سے اہم سند حجاز پر اس کا مقامی کنٹرول تھا۔ اس نے قبیلہ بنو ہاشم سے تعلق پر بھی فخر کیا۔ حقیقت میں اس کا وزن علمائے کرام میں اتنا زیادہ تھا کہ ٹرانس جورڈن کے قاضی القضاۃ نے فوری طور پر اس دعوے کو قبول کر لیا اور شریف حسین کو خلیفہ تسلیم کیا۔³² اسی حمایت کی وجہ سے اردن کا ملک بنا کر وہاں ہاشمی سلطنت بنائی گئی ہے جس کی فرمانروا بزم خویشت خلیفہ کہلاتے ہیں۔ شیخ عمران حسین خیر القرون کے خلافت راشدہ کے سیاسی نظام کو از سر نو دیکھنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کی مرکزیت میں حائل رکاوٹوں کا گاہے بگاہے ذکر کرتے رہتے ہیں۔ آپ خلافت کے اسلامی مرکز کے خاتمے میں پنہاں اغیار کی سازشوں کی وجوہات اسرائیل کے قیام، مغربی سیاسی جمہوری شرک اور آخر کار اسرائیل کو رولنگ سٹیٹ بنانے کے عزائم بتاتے ہیں جن سے پہلے ہی نبی اکرم ﷺ نے مطلع فرمادیا تھا کہ قرب قیامت میں حضرت مسیح ابن مریم کے نزول کے وقت خلافت قائم ہو جائے گی جس سے قبل مسلمان غیر مسلموں کے ماتحت آجائیں گے۔ اس تمام تر پیشرفت میں مسلمانوں کا اپنا کیا دھرا بھی ہے کہ شریف مکہ اور آل سعود نے انگریزوں سے ساز باز کر کے سقوط استنبول کی راہ ہموار کی لیکن وہ اپنے نام سے خلافت قائم نہ کر پائے۔

آپ ان کی اولاد کی اب تک حکمرانی کا راز بتاتے ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ امریکی حواری کا کردار نبھایا جس سے یہی اندیشہ جنم لیتا ہے کہ یہ عالمی صہیونی حکومت میں بھی اسی ڈگر پر چلتے رہیں گے۔ آپ حرمین کے اقتدار کو خلافت کے لیے ضروری سمجھتے ہیں اور آل سعود کے ہاتھوں میں اس کے انتظام کے دور میں آپ خلافت کے قیام سے ناامیدی کا اظہار کرتے ہیں لیکن حجاز کے حصول کے لیے لڑائی کو جائز نہیں سمجھتے۔

احادیث مبارکہ کے مطابق آپ آل سعود کی باہمی لڑائی کی وجہ سے بغیر امیر کے حج ہونے کی وجہ سے خلافت کے قیام کا ممکنہ سبب بتاتے ہیں۔^{۳۳} واللہ اعلم

اسرائیل کے عالمی طاقت بننے کے خواب

شیخ عمران حسین بتاتے ہیں کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے پہلی عالمی حکمران ریاست تشکیل دی تھی۔ اب ہم اس شیطانی ماسٹر پلان کے اختتام کے بہت قریب ہیں جو چھوٹے سے جزیرے برطانیہ نے چند صدیوں قبل بائبل کے بعد کی تاریخ میں پہلی حکمران ریاست بن کر دنیا کو حیرت زدہ کر دیا تھا۔^{۳۴} آپ مغربی تہذیب کی مرکزی ریاستوں کے عالم اقتدار کو دجالی ایماء سے تشبیہ دیتے ہیں۔^{۳۵} نوآبادیاتی دور میں برطانیہ کے عالمی اقتدار کے عرصے کو آپ ہمارے ایک سال کے برابر دجال کا ایک دن سمجھتے ہیں۔ سرد جنگ کے بعد امریکی اقتدار کے بارے میں آپ کا خیال ہے کہ ہمارے ایک مہینے کے مطابق اس کا ایک دن ہے۔ نائن الیون کے بعد کے مغربی عالمی اقتدار کے بارے میں آپ کی رائے کہ ہمارے ایک ہفتے کے برابر اس کا ایک دن ہے۔ اگلے مرحلے میں اسرائیل کے عالمی اقتدار سنبھالنے میں آپ دجال کے خود تخت نشین ہونے کا اندیشہ رکھتے ہیں جب ہمارا اور مغربی تہذیب کا دن یکساں ہو جائے گا۔

احادیث مبارکہ کا یہ بیان کردہ مفہوم مغربی تہذیب کے مطالعے کے لیے اہم ضرور ہے لیکن اس سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا کیونکہ دجال نبوت کے دعوے سے مسیحائی کرشمے دکھانے لگے گا جس کے حق میں مغرب میں نزول مسیح کی ساعت کے بارے میں رائے عامہ ہموار ہو چکی ہے۔ دجال مسیحائی انداز سے مردوں کو زندہ کرنے کے شعبہ دیکھا کر الوہیت و انبیت مسیح کے مرتبے پر فائز ہو جائے گا۔ وہ کبریائی دعوے کے لیے سورج روکنے کا دعویٰ کر سکتا ہے جیسا کہ حضرت یشوعؑ کے بارے میں سامی ادیان میں روایات موجود ہیں^{۳۶} اور امریکی موسمیاتی تغیرات کا تحقیقی ادارہ Haarp کمال رازداری سے اس پر کام کر رہا ہے۔^{۳۷} ان پر فتن تراکیب سے دن کی طوالت اور اس میں ایک دن سے زیادہ کے اندازے سے نماز کی ادائیگی کے احکامات سے حالات کی سنگینی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

خدا کی پسندیدہ قوم کی خدا سے جنگ

شیخ عمران حسین مغربی سرمایہ دارانہ نظام کے Free & Fair market کے بلند بانگ دعوؤں کو اللہ سے جنگ قرار دیتے ہیں جس میں دولت کی گردش، پر تعیش زندگی اور مستقل نفعے کا حصول اہل شرعت کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے جبکہ اس اثر افیہ کے طبقے سے ہٹ کر عوام کی اکثریت مفلسی، انارکی اور بے قیمت زندگی میں جی رہی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے اسوہ کامل سے معیشت کے بارے میں احوال کو فیدرل کاسٹرو کے گوش گزار کرتے ہوئے آپ متبادل حل دیتے ہیں کہ ریاست مدینہ میں نا انصافی، بے گار، امراء تک محدود دولت کی گردش، ذخیرہ اندوزی، اثر افیہ کے ہاتھ میں بینکاری نظام، کاغذی کرنسی کی جعل سازی، مخصوص ہاتھوں میں قیمتوں کا کنٹرول وغیرہ جیسی لوٹ مار ممکن نہ تھی۔

آپ ﷺ ان تمام شعبوں میں کامیاب رہے جن میں آج کی حکومتیں ناکام ہو چکی ہیں۔ ہاتھ کٹنے کے ڈر سے کوئی کسی کے مال پر ہاتھ نہ ڈالتا تھا۔ آجر اور اجیر کے درمیان فساد برپا نہیں ہوتا تھا کہ الگ انتظام کر کے لیبر کورٹ بنائی جاتیں اور لوگ اپنے حقوق کے لیے لیبر پارٹیاں اور ٹریڈ یونین بناتے۔ مغربی تہذیب یہودی اثر افیہ کے سودی شکنجے میں کسی ہوئی ہے جو یروشلم میں مسجد اقصیٰ شہید کر کے دجالی معبد بنانے کا خواب دیکھ رہی ہے۔ اس سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے میڈیا کے ذریعے ثقافتی یلغار اور عالمی اداروں کے احکامات اور پابندیوں کے سہارے اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کر رکھا ہے۔ جب عاد، ثمود اور سبا کی سامی اقوام طاغوتی ٹیکنالوجی سے لیس ہو کر اللہ سے مقابلہ نہ

کر سکیں تو یہودی ایسا کیسے کر پائیں گے؟^{۳۸} آپ مسلمانوں سے پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ اسلامی بینکاری اور سودی نظام کے اندر اسلامی معیشت کی وند و کھولنے سے احتراز کریں کیونکہ اسلامی بینکاری کا مرکز بھی مغرب میں بن جائے گا۔

یاجوج ماجوج کا ارض مقدس میں داخلہ

شیخ عمران حسین نے اپنے استاد ڈاکٹر فضل الرحمن انصاری کا سبق یاد رکھا ہے کہ ایک ایک جزو سے مفہوم حاصل کرنے کی بجائے قرآن فہمی کے لیے موضوعاتی مطالعے کا طریقہ اپنایا جائے کیونکہ اس سے مطالب تک پہنچنے میں آسانی رہتی ہے۔ تفسیر کا یہ انداز نیا نہیں بلکہ سلف صالحین اسے ماثور تفسیر کہتے تھے اور ان کا طریقہ تھا کہ تفسیر القرآن بالقرآن کے فوقیت دی جاتی تھی جس کے بعد تفسیر القرآن بالحدیث کی باری آتی تھی۔ آپ عصریات کے ممتاز اسلامی سکالر ڈاکٹر اسرار احمد کی قرآن فہمی کو داد تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے دورہ تفسیر کے دوران قرآنی تفسیر کے لیے دو دوسو سو توں کا جوڑا بنانے کا اصول بتایا۔

آپ نے یاجوج ماجوج کے بارے میں اپنی رقم کردہ کتاب کا انتساب ڈاکٹر محمد اقبال کے نام کرتے ہوئے تعریف کی کہ ۱۹۱۷ء میں یورپی صلیبی افواج کی یروشلم فتح پر اردو شاعری میں مذکورہ بالا پُر بصیرت فہم نص پیش کی تھی۔^{۳۹} جس کی مزید تشریح کرتے ہوئے آپ یاجوج ماجوج کے بارے میں قرآنی مضمون کا موضوعی مطالعہ کر کے اس نتیجے پر پہنچے کہ یہودی کی یروشلم واپسی یاجوج ماجوج کے کھلنے سے مشروط ہے۔ آپ کی اس تفسیری رائے کی بنیاد دو قرآنی آیات کو جوڑے کی صورت میں ملا کر پڑھنا ہے جن کا ترجمہ یوں ہے کہ طے ہو چکا اس بستی کے لیے جسے ہم نے ہلاک کر دیا ہے کہ وہ پلٹ نہیں سکیں گے۔ یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے نکل پڑیں گے۔^{۴۰}

ہلاک شدہ بستی یروشلم ہے جس کے یہودی مکینوں کے بارے میں سورۃ بنی اسرائیل میں دوبار بستی سے انخلاء اور پھر واپسی کا ذکر ملتا ہے۔ پہلی بار جلا وطنی کاٹ کر وہ واپس آئے تو انہیں مال اور اولاد کی کثرت سے نوازا گیا۔ دایا سپوراسے ان کی دوسری بار واپسی کے لیے لفیف کا قرآنی لفظ آیا ہے جس کا مطلب ایک ایسا جوم ہے جو ایک سے نہیں ہوتے۔ عصر حاضر کے ایشیائی یہود جینیاتی طور پر تمام انسانوں سے الگ ہیں اور اسرائیل میں آکر آباد ہونے والے یہودی مختلف علاقوں سے مختلف رنگ اور زبان لائے ہیں۔

شیخ عمران حسین یہودی ایماء پر آپ ﷺ سے پوچھے گئے تین سوالوں کے بارے میں اسلاف کے تفسیری نکات پر اضافہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ روح کے متعلق بات کرتے ہوئے سورۃ بنی اسرائیل میں سوال کا جواب انسانی علم کی بساط سے بڑھ کر ہونے کی وجہ سے نہیں بتایا گیا۔ دوسرے دو سوالوں کے جواب سورۃ کہف میں مرحمت فرمائے گئے جن سے پتہ چلا کہ اصحاب کہف اور ذوالقرنین نیکو کار جوڑا کامیاب رہا۔ ان کے مقابلے پر یاجوج ماجوج اور ہلاک شدہ بستی کے باشندے ظلم کا جوڑا ہے جن کا انجام مؤخر کر دیا گیا ہے۔ بخاری شریف کی احادیث مبارکہ میں یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ کی مقدار بتا کر عربوں کی ہلاکت کا حال بتایا گیا ہے۔^{۴۱}

احادیث مبارکہ میں دجالی تہذیب سے بچاؤ کی تدبیر سورۃ الکہف کی آیات بتائی گئی ہیں۔ شیخ عمران حسین اس سورت کا اختتام میں حضرت ذوالقرنین کے ذکر کو بہت اہمیت دیتے ہیں کہ اس بادشاہ کے پاس ایمان اور طاقت دونوں تھے اور اس نے ایک عالمی نظام قائم کیا تھا جس میں ظالم کی سزا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے افراد کی مدد اور بدلہ دینے کے لیے طاقت کا استعمال کیا گیا تھا۔ وہ راستباز تھا اور اس کے ساتھ یہ ہمدردی اور دانشمندی بھی تھی کہ وہ تاریخ میں قدیم طرز زندگی کو زندہ رہنے کے لیے روادار تھا۔^{۴۲}

صحیح مسلم کی حدیث میں یاجوج ماجوج کے ہر اول دستے سے بحیرہ طبریہ پر واسطہ پڑتے دکھایا گیا ہے جسے پی کر خشک کرنے کے بعد ان کا اگلا آنے والا دستہ آثار دیکھ کر پہلے وہاں پانی پائے جانے کی بات کرے گا۔ حضرت تیمم داری کی معروف روایت میں اس بیٹھے سمندر کے خشک

ہو جانے کو دجال کے خروج سے پہلے کی ایک علامت بتایا گیا ہے۔ دجال کو حضرت مسیحؑ نے ہلاک کرنا ہے جس کے بعد یاجوج ماجوج کا مکمل خاتمہ من جانب اللہ حیاتیاتی حملے کے ذریعے ہو گا۔ ان دونوں حملوں کے دوران حضرت مسیحؑ اپنے اصحاب کے ساتھ اصحاب کہف کی طرح پہاڑ میں چھپے رہیں گے۔

آپ نے یروشلم کی آبادی کے نتیجے میں مدینہ کی ویرانی کا ذکر فرمایا ہے۔^{۴۳} احادیث مبارکہ کے مطابق نزول مسیحؑ اور اس کے بنیادی مقصد دجال کے قتل کے بعد یاجوج ماجوج کی عالمی یلغار ہوگی۔ بحیرہ طبریہ کی سطح آب اسرائیلی آبپاشی، کاشتکاری اور آب رسانی کے مربوط نظام سے مسلسل گر رہی ہے۔ شیخ عمران حسین یاجوج ماجوج اور دجال کے آبی و قدرتی وسائل پر قبضے کی روایات کا تعلق یورپی تہذیب اور اس کے ہر اول دستے صہیونی ریاست سے جوڑتے ہیں۔

مظلوم فلسطینیوں کے لیے امید کی کرن

مغرب انسانیت بھول کر ظلم و زیادتی کے پہاڑ توڑ رہا ہے۔ یاجوج ماجوج کی اس ظالمانہ تہذیب اور اس کی ڈھال نماد جالی ریاست کے آئے روز بڑھتے اثرات عربوں کی زبوں حالی کی داستانیں سنارہے ہیں۔ قرآن کریم میں ان کا انجام مکمل تباہی بتایا گیا ہے اور احادیث مبارکہ میں ایلیاء میں ظلم کی اس آبادی کا انجام خراسان سے نمودار ہونے والے لشکر کے ہاتھوں فتح کے جھنڈے گاڑنے کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔^{۴۴} نائن الیون کی منصوبہ بندی مسلمانوں سے منسوب کرنے پر آپ نے سوال اٹھائے اور برطانوی، امریکی اور اسرائیلی دہشت گردی کے نتیجے میں افغانستان میں مرنے والے ہر مسلمان کو سلام پیش کرتے ہوئے سلام کہا اور اطمینان دلایا کہ دنیا بھر میں مارے گئے بہادر بیٹوں کا خون یا غالب عالمی نظام کی جیلوں میں مقید ہونے والوں کے آنسو اور قربانیاں بے کار نہیں جائیں گی۔^{۴۵}

آپ کی تعبیرات کے بارے میں مختلف قسم کی آراء اور فتاویٰ سامنے آ رہے ہیں جن میں سے ایک رائے میں اس لیے آپ کی باتوں سے احتراز کرنے کا کہا گیا ہے کہ آپ کے مطابق تمام شیعہ مسلمان ہیں حالانکہ بہت سے شیعوں کے عقائد اسلام کے بنیادی عقائد سے متصادم ہیں نیز آپ کا یہ ماننا ہے کہ یاجوج ماجوج اس دنیا میں پہلے ہی رہا ہو چکے ہیں جبکہ احادیث میں یہ واضح طور پر مذکور ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کے نزول کے بعد رہا ہوں گے۔^{۴۶}

یاجوج ماجوج کے بارے میں اسلامی روایات کے موضوعی مطالعے کی طرح جب ہم بائبل کا موضوعی مطالعہ کرتے ہوئے تقابل کرتے ہیں تو شیخ عمران حسین کی مندرجہ بالا تفسیری رائے بظاہر درست لگتی ہے۔^{۴۷} گیلی میں روز بروز بڑھتی خشکی بتا رہی ہے کہ یاجوج ماجوج کا ہر اول دستہ نام نہاد اسرائیل ہے جو اپنے مسیحا کو لانے کے لیے تیار ہو چکا ہے۔ اسرائیل کو آباد کرنے کے لیے گیلی کی یہ خشکی خروج دجال سے پہلے کی ماثور علامت ہے۔ حالاتِ زمانہ نے آیاتِ قرآنیہ کی یہ توسیعی تفہیم سکھائی ہے۔ یاجوج ماجوج کی آدم خور لہر کے آگے ذوالقرنین کی دیوار اور منگولوں کے سقوطِ بغداد کے وقت ناقابل شکست رہنے سے بنی یافث کے شرانگیز قوت بازو اور ظالمانہ دم خم اس تفہیم کی تاریخی شہادتیں ہیں۔ چونکہ تفسیری رائے میں غلطی کا امکان رہتا ہے اور آپ کی طرف سے اس کے امکان کے اظہار ایک مستحسن بات ہے۔

یہ کتاب اس پورے یقین کے ساتھ لکھی گئی ہے کہ آخر کار ہمیشہ سچائی کو غالب آنا ہے۔ اگر ہم قرآن مجید کی اپنی وضاحت میں غلط ہیں تو پھر ہمارے دانشوری کی فراموشی سے پہلے وقتی بات ہوگی لیکن اگر ہم قرآن کی تفسیر میں صحیح ہیں تو پھر وہ لوگ جو ہمارے لیے مسجد کے دروازے بند کر دیتے ہیں غلطی کے مرتکب ہوں گے۔ قرآن کریم میں انکشاف کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی سلیمانؑ کی ایک جسد کو تخت پر بٹھانے سے آزمائش کی تب تمام انسانوں میں دانشمند بندے نے فوری طور پر بصیرت سے کام لیا اور تیزی سے اس کا جواب دیا۔ قرآن مجید

میں بتایا گیا ہے کہ آپؐ نے اللہ رب العزت سے دعا کی تھی کہ کوئی بھی اسرائیل کی مقدس ریاست کا وارث نہ ہو۔ جیسے ہی آپؐ نے وفات پائی مقدس ریاست اسرائیل خانہ جنگی سے دو حصوں میں بٹ گئی اور پھر کبھی نہیں ابھر سکی۔⁴⁸

خلاصہ البحث

شیخ عمران حسین کے حالات زندگی سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ نے اپنی زندگی اسلام کی تبلیغ اور مغرب پر تنقید کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ آپؐ کی مقبول ترین تالیف یروشلیم کے بارے میں ہے، آپؐ نے بخوبی بتایا ہے کہ مغربی محققین غلطی پر ہیں۔ ان کی تحقیق محض مفروضہ ہے۔ دراصل اس مقدس شہر اور اس سے وابستہ قوموں کی تقدیر کا قرآن میں تذکرہ موجود ہے۔ شیخ کی تحقیق کے مصادر قرآن و سنت ہیں۔ آپؐ ان سے استدلال کرتے ہوئے منفرد رائے کا اظہار بھی کر جاتے ہیں۔ شیخ قرآن و سنت کی روشنی میں تقابل ادیان کو پرکھتے ہیں، اور عصر حاضر کے حالات پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ آپؐ توہین رسالت کی جسارتوں کے آگے سیدہ سپر ہوتے ہیں، اور ختم نبوت پر راسخ یقین رکھتے ہیں، اور مرزائی تبلیغ کو دجالی ہتھکنڈا کہتے ہیں۔ آپؐ مغرب میں رہتے ہوئے اس کی فکر و تہذیب پر کھل کر تنقید کرتے ہیں۔ آپؐ تحریک نسواں کی مغربی تحریک کو دجال اکبر کی پیروی کرنے کی تیاری کے طور پر دیکھتے ہیں۔ آپؐ مغربی تہذیب کے عالمی اقتدار کو دجال اکبر کے ایام سے تشبیہ دیتے ہیں اور نیو ورلڈ آرڈر کے مذموم عزائم کی حقیقت واضح کرتے ہیں۔ آپؐ مغربی طرز سیاست اور جمہوریت کے سخت ناقد ہیں اور خلافت کے قیام کو مسلمانوں کے مسائل کا حل سمجھتے ہیں۔ شیخ قرآن کریم کی تفہیم کی طرف توجہ دلاتے ہیں، آپؐ یاجوج ماجوج کے خروج کے بارے میں قرآنی آیات کی تفسیر کو صہیونی ریاست کے قیام سے مربوط کرتے ہیں۔ شیخ عمران حسین اشراکیت اور سرمایہ دارانہ مغربی معاشی نظام، سودی بینکاری اور معاشی استحصال کو اللہ سے بغاوت کہتے ہیں، آپؐ مسلمانوں کو اللہ کی اطاعت کی دعوت دیتے ہیں، اور اسی طریقے سے اسلام کے عالمی غلبے کی نوید سناتے ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

¹ Retrieved June 24, 2022 from: <https://imranhosein.org/n/>

² Imran N. Hosein, Dreams in Islam, Masjid Darul Qur'an, (New York: Masjid Darul Qur'an, 1514 East Third Avenue, Bayshore, 2001) p 103.

³ Retrieved June 24, 2022 from: <https://themuslim500.com/profiles/sheikh-imran-hosein/>

^۴ القرآن الکریم، الاسراء، آیت ۸۔

⁵ Imran N. Hosein, Jerusalem in the Quran, Imran N. Hosein, (New York: Masjid Dar-al-Qur'an, Long Island, 2003) p 49.

⁶ Imran, Imran N. Commentary and editing, George Bernard Shaw and the Islamic Scholar Text and commentary of their historic conversation in 1935, (San Francisco: Freemont Masjid in the East Bay Area, December 2000) p 9.

⁷ Imran N. Hosein, Surah Al-Kahf and the Modern Age, (San Fernando: Masjid Jamiah, 2007) p 6, 20.

⁸ Imran N. Hosein, The Caliphate The Hejaz and the Saudi-Wahhabi Nation-State, (New York: Masjid Darul Qur'an, 1514 East Third Avenue, Bayshore, 1996) p 17.

⁹ Jerusalem in the Quran, p ۶۸.

^{۱۰} دہلوی، شاہ ولی اللہ، الفوز الکبیر، مترجم: محمد حنیف گنگوہی، (کراچی: میر محمد کتب خانہ، سن) ص ۱۲۔

¹¹ Jerusalem in the Quran, p ۱۳۶، ۳۸.

¹² Imran N. Hosein, Constantinople in the Qur'an, (San Fernando: Imran N. Hosein Publications, 2018) p 97.

¹³ Imran N. Hosein, Ihsaan - The Spirituality Essence Of Islam, p 10, Retrieved Feb 5, 2020, from <http://www.imranhosein.org>

¹⁴ Jerusalem in the Quran, p ۲۹.

^{۱۵} ترمذی، سنن ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الفاتحۃ الکتاب، لاہور: دار السلام، بدون السنۃ، حدیث رقم: ۲۹۵۴۔

^{۱۶} Ian Buruma and Avishai Margalit, Occidentalism: The West in the Eyes of its Enemies, Retrieved: Jan, 2020, from <http://imranhosein.org/n/about-imran-n-hosein>

^{۱۷} Jerusalem in the Quran, p ۱۷.

^{۱۸} Ian Buruma and Avishai Margalit, Occidentalism: A short history of anti-westernism, Retrieved: Jan, 2020, from <https://www.orwellfoundation.com/book-title/occidentalism-a-short-history-of-anti-westernism/>

^{۱۹} Imran N. Hosein, The Islamic Travelogue 1428– 29, (San Fernando: Jama Masjid, 2007) p 4.

^{۲۰} محمد امین، ڈاکٹر، اسلام اور تہذیب مغرب کی کشمکش، (لاہور: کتاب محل، ۲۰۱۸ء) ص ۱۳، ۶۳۔

^{۲۱} Jerusalem in the Quran, p 109, 110, 138.

^{۲۲} Imran N. Hosein, An Introduction to Methodology for Study of the Quran, (San Fernando: Imran N. Hosein Publications, 2016) p 51, 69.

^{۲۳} Imran N. Hosein, An Islamic View of Gog and Magog in the Modern Age, (San Fernando: Imran N. Hosein Publications, 2009) p 29.

^{۲۴} Jerusalem in the Quran, p 20, 103, 111.

^{۲۵} القرآن الکریم، الاعراف، آیت ۱۶۶

^{۲۶} Imran N. Hosein, Dajjāl, The Qur’ān and Awwal Al-Zamān, (San Fernando: Imran N. Hosein Publications, 2017) p 8.

^{۲۷} Imran N. Hosein, The Gold Dinar and Silver Dirham: Islam and the future of money, (San Fernando: Masjid Jāmi’ah, 2007) p 9.

^{۲۸} Retrieved: Jan, 2020, from <https://www.themuslim500.com/profiles/sheikh-imran-hosein/>

^{۲۹} Jerusalem in the Quran, p 111, 114.

^{۳۰} Imran N. Hosein, Fasting and power The Strategic Significance of the Fast of Ramandān, (San Fernando: Masjid Jāmi’ah, 2011) p 11.

^{۳۱} Jerusalem in the Quran, p 112, 119.

^{۳۲} Imran N. Hosein, The Caliphate The Hejaz and the Saudi-Wahhabi Nation-State, (New York: Masjid Darul Qur’an, 1514 East Third Avenue, Bayshore, 1996) p 18.

^{۳۳} Jerusalem in the Quran, p 115, 189.

^{۳۴} Imran N. Hosein, Explaining Israel’s mysterious imperial agenda and other Essays on Israel, (San Fernando: Masjid Jāmi’ah, 2011) p 20.

^{۳۵} Jerusalem in the Quran, p 67, 83, 128.

^{۳۶} یشوع: ۱۰:۱۲-۱۳۔ انجیل برناباس: ۱۸۹۔

^{۳۷} زاہد لطیف، طاہرہ بشارت، ڈاکٹر، تذکار دجال اطلاقات واشتبہات، ششماہی القلم، (لاہور، پنجاب یونیورسٹی، جون ۲۰۱۱ء)، ص ۱۳۷-۱۵۲۔

^{۳۸} Jerusalem in the Quran, p 18, 126.

^{۳۹} An Islamic View of Gog and Magog in the Modern Age, p 3.

^{۴۰} القرآن الکریم، سورۃ الانبیاء، آیت ۹۵، ۹۶۔

^{۴۱} البخاری، صحیح بخاری، (لاہور: فرید بک سٹال، بدون السنۃ)، ج ۳، رقم ۲۰۰۶، ص ۹۵۔

^{۴۲} Imran N. Hosein, Surah Al-Kahf: Arabic tsxt- translation and modern commentary, (San Fernando: Imran N. Hosein Publications, 2006), p 4.

^{۴۳} ابوداؤد، سنن ابی داؤد، باب فی امارات الملاحم، (لاہور: اسلامی کتب خانہ، بدون السنۃ)، ج ۳، رقم ۸۹۰، ص ۲۸۲۔

^{۴۴} Jerusalem in the Quran, p 49, 104.

^{۴۵} Imran N. Hosein, A Muslim response to the attack on America, p 4, Retrieved: Feb 5, 2020, from <http://www.onejamaat.com>

^{۴۶} Ebrahim Desai, Mufti, Siddiqui, Muhammad Haris, Fatwa 28482: Should we listen to Imran Houssien? Retrieved: Jan 30, 2020, from http://askimam.org/public/question_detail/28659

^{۴۷} حرقی ایل: ۳۸، ۳۹ (مکمل ابواب)

^{۴۸} Imran N. Hosein, The Qur’ān, Dajjāl and the Jasad, (San Fernando: Imran N. Hosein Publications, 2019) p 6.